محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

(عن سلمان قال خطب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم . . .) وَھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَّاَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَاٰخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ)

(حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا . . .) رمضان وہ مہینہ ہے، جس کے پہلے دس دن اللہ کی رحمتوں کے حامل ہیں، درمیان کے دس دن اللہ کی بخشش کے دن ہیں اور آخر کے دس دن دوزخ کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامور صحابی تھے۔ ان سے حدیث کی مختلف کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خطبہ مروی ہے، جو آپ نے شعبان کی آخری تاریخ کو یعنی رمضان سے صرف ایک دن پیشتر مدینہ منورہ میں صحابہ کے مجمع میں ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ نہایت شان دار ہے اور چوں کہ حضرت سلمان کی روایت کے ذریعے سے پہنچا ہے، اس لیے خطبۂ سلمان فارسی کے نام سے مشہور ہے۔ اس خطبے میں آں حضرتؐ کے وہ الفاظ بھی مروی ہیں جو اوپر درج کیے گئے ہیں۔ یہ خطبہ مشکوٰۃ کے کتاب الصوم کی فصل ثالث میں بیان ہوا ہے۔ بعض اور کتابوں میں بھی منقول ہے، کسی میں کچھ لفظ کم ہیں اور کسی میں زیادہ — !

اس خطبے کے جو الفاظ اوپر درج کیے گئے ہیں، ان کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کا مبارک و مقدس مہینہ، تین عشروں میں منقسم ہے اور ہر عشرہ خاص امتیازات و خصائص کا حامل ہے، جن میں ایک سچے اور پاک باز مسلمان کے لیے ہر ہر قدم پر بے شمار برکتیں اور فضیلتیں پنہاں ہیں۔

عشرۂ اوّل میں یعنی یکم رمضان سے دس رمضان تک، اللہ کی رحمتوں، نوازشوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اللہ کے بندے اگر اپنا طرزِ حیات بدل لیں اور اپنے آپ کو احکامِ خداوندی کے تابع کر دیں تو رحمتوں سے بھرپور ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے جس شخص کو اللہ اپنی رحمتوں کے لیے خاص کر لے اور اس پر اپنے کرم کا نزول شروع کر دے، اس سے

بہتر اور خوش قسمت کوئی شخص نہیں ہو سکتا۔ اس کی زندگی ہر لحاظ سے قابلِ رشک ہے اور وہ دنیا و عقبیٰ میں کامیاب و کامران ہے۔ جب وہ اللہ کی رحمت کا مستحق ہو گیا تو لازماً تمام ذہنی اذیتوں، روحانی تکلیفوں اور فکری الجھنوں سے نجات پا گیا۔

عشرۂ ثانی کا آغاز گیارہ رمضان سے ہوتا ہے اور ۲۰ رمضان کو یہ عشرہ ختم ہوتا ہے۔ ماہِ رمضان کے دس دن کی اس مدت کو اللہ کی مغفرت اور بخشش کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے یعنی جو لوگ خالص اللہ کے لیے روزہ رکھتے اور طلبِ اجر و ثواب کے لیے بھوک پیاس کی شدتیں برداشت کرتے ہیں، ان کے گناہوں پر خطِ تنسیخ کھنچ جاتا ہے اور وہ ان دس دنوں میں اللہ کی مغفرت کے حق دار ہو جاتے ہیں۔

عشرۂ ثالث یعنی اکیس رمضان سے آخری تاریخ تک کے دس روز دوزخ کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔ یہ دس دن اپنے اندر بے حد فضائل رکھتے ہیں۔ ان میں اللہ کے نیک بندے اعتکاف کرتے ہیں اور اعتکاف کرنے والے بارگاہِ الٰہی سے بے شمار درجات پاتے ہیں۔ پھر اسی عشرے میں لیلۃ القدر آتی ہے، جس میں عبادت کرنا، قرآن کی رو سے ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی افضل ہے۔ پھر ان ہی دنوں میں عید سے پہلے صدقۃ الفطر ادا کیا جاتا ہے، جس سے بے شمار مستحق اور غریب آدمی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ظاہر ہے، یہ تمام باتیں بدرجۂ غایت قابلِ ستائش ہیں۔ اگر ان میں نیت خالص ہو اور واحد مقصد حصولِ رضائے الٰہی ہو تو ان عبادات کا نتیجہ یقیناً دوزخ کی آگ سے حفاظت ثابت ہو گا۔

بہر کیف جس بلند بخت شخص نے رمضان میں محض اللہ کی رضامندی اور حصولِ اجر و حساب کے لیے روزے رکھے، وہ تین چیزوں کا مستحق ٹھہرا۔ (۱) اللہ کی رحمت کا (۲) اس کی مغفرت کا اور (۳) دوزخ کی آگ سے محفوظ رہنے کا۔ یہ انسانی کامیابی کی آخری حد تک ہے۔ جس شخص نے نیکی کے میدان میں اس قدر تگ و تاز کی اور رمضان المبارک میں اتنی عبادت کی کہ اللہ کی رحمت اور اس کی مغفرت اسے حاصل ہو گئی اور دوزخ سے حفاظت کی اس کو ضمانت مل گئی، وہ یقیناً دنیا کا عظیم انسان ہے اور اس نے فوز و فلاح کے آخری فرازوں تک رسائی حاصل کر لی۔